خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
8- نومبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر
ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 252 بدھ 14 جمادی الثانی-1416ھ' 8 نبوت 1374ہش' 8 -نومبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

خوش قسمت وہ شخص نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے۔ اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان موٹی موٹی بدیوں کو تو آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے' لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اول تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی گو سخت تپ ہے مگر اس کا علاج کھلا کھلا ہو سکتا ہے لیکن تپدق جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے۔ اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض' کینہ' حسد' ریا' تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر (عبادت) سنوار کر پڑھی ہے اور لوگوں نے تعریف کی تو ریا اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے تو اس کی وجہ سے اپنے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں' حقیر اور ذلیل سمجھتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے۔ اور تکبر مختلف رنگوں میں ہوتا ہے۔ کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی طرح سے۔ علماء علم کے رنگ میں اسے ظاہر کرتے ہیں اور علمی طور پر نکتہ چینی کر کے اپنے بھائی کو گرانا چاہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 210)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ 6- نومبر جماعت احمدیہ کے معروف ریسرچ سکالر محترم شیخ عبدالقادر صاحب کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ان کا جنازہ بعد ظہر بیت المبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھایا۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترم شیخ صاحب کی عمر 77 سال تھی ان کو 4 نومبر کو طبیعت خراب ہونے پر پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں داخل کیا گیا جہاں ان کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور وہ 5 نومبر کو دن کے ڈیڑھ بجے حرکت قلب رک جانے سے انتقال کر گئے۔ ان کی میت ان کے گھر واقع 215/A رستم پارک۔ نواں کوٹ نزد موڑ سمن آباد لیجائی گئی جہاں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع لاہور نے 6 نومبر کو صبح آٹھ بجے ان کا جنازہ پڑھایا جس میں احباب لاہور نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ محترم شیخ صاحب نے عمر بھر اپنا قلم تائید دین میں وقف رکھا۔ جماعتی اخبارات و رسائل الفضل' ریویو آف ریلیجنز' ماہنامہ الفرقان' ماہنامہ خالد اور ماہنامہ انصار اللہ کے علاوہ ہفت روزہ لاہور میں آپ کے مقالات شائع ہوتے رہے۔ آپ کے خصوصی موضوعات میں عیسائیت' مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات' وغیرہ مختلف جماعتی موضوعات شامل ہوتے تھے۔

آپ کی چند نظمیں بھی جماعتی رسائل میں شائع ہوئیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے آپ کے بعض مقالات کو انعام سے بھی نوازا۔ صحائف قران کے موضوعات پر آپ نے خصوصی تحقیق کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

قربانی کے بغیر کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تمام قسم کی قربانیاں قربانی چاہتی ہیں۔ وہ میابی جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مقصد ہے۔ مگر اس کے لئے بھی تایا ہے کہ قربانی کی ضرورت ہے۔ وہ کامیابی کیا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے بندے کو پیدا کیا

ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا بندے سے تعلق کرنا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی کتنی فرمانبرداری کی ضرورت ہے (-) کامل عبودیت اور کلی طور پر جھک جانا یہ دو باتیں ہیں جن کے بعد بندہ انعام کا مستحق ہوتا ہے (-) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں

عملاً غلام بننے پر دلالت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص عملاً غلام ہو مگر دل میں خیالات مخالف ہوں۔ لوگ آباء و اجداد سے سن سنا کر (احکام دینیہ) اور دوسری باتوں کو بجا لاتے ہیں۔ مگر جب تک خود ان کو ایمان نہ ہو اور ان کے خیالات پاک نہ ہوں۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ ظاہر میں عبد ہوں لیکن دل دوسری طرف جھکا ہوا ہو۔ تو

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

مکرم شیخ رحمت اللہ شاکر صاحب (سابق مینجر الفضل) گزشتہ چند دنوں سے کافی بیمار ہیں۔ اور کمزور ہو گئے ہیں۔ آجکل (احسان ہسپتال لاہور) میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دنیا بھی اسی کی ہو جاتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8- نبوت 1374 ہش — 8 - نومبر 1995ء

بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی

اکثر اوقات انسان بڑے بڑے گناہوں کا نام لے کر اپنے دفاع میں یہ بات پیش کر دیتا ہے کہ ہم سے کوئی یہ گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ گویا اس طرح وہ اپنی نیکی پر مہر ثبت کرنا چاہتا ہے اور لوگوں کو یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ گناہ نہیں کرتا۔ لیکن اگر دیکھا جائے تو جن بڑے بڑے گناہوں کا وہ ذکر کرتا ہے وہ تو خال خال انسان کرتے ہیں۔ دنیا کی اکثریت ایسی ہے۔ بلکہ بہت بڑی اکثریت۔ جو ان گناہوں میں ملوّث نہیں ہوتی۔ لیکن ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ گناہ صرف بڑے بڑے ہی نہیں ہیں بلکہ چھوٹے گناہ بھی ہیں۔ گناہ بیماریوں کی طرح ہیں کہ بڑی بڑی بیماریاں بھی ہیں اور چھوٹی چھوٹی بیماریاں بھی ہیں۔ اگر ہم اپنا طبی معائنہ کروائیں تو کئی ایسی بیماریوں کا ذکر چل نکلے گا جن کا ہمیں زیادہ احساس تو نہیں ہوتا لیکن وہ ہم میں موجود ہوتی ہیں گویا کہ بڑی بڑی بیماریوں سے بچے رہنے کا یہ مطلب نہیں کہ انسان پوری طرح صحت مند ہے۔ اور یہ چھوٹی چھوٹی بیماریاں چھوٹی ہی سہی لیکن تنگ تو ضرور کرتی ہیں اور تسلسل کے ساتھ جاری رہنے کی وجہ سے بعض اوقات اتنا ہی نقصان پہنچاتی ہیں جتنا بڑی بیماریاں۔ پس یہ بات ضروری ہے کہ ہم صرف بڑی بڑی بدیوں کا ذکر کر کے اپنے آپ کو نیک نہ سمجھنے لگ جائیں ہم اپنی زندگی کی ہر بات اور ہر کام کا تجزیہ کریں اور جہاں چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی نظر آئے وہیں اس کو مسل دینے کی کوشش کریں۔ روحانی صحت اس بات پر منحصر نہیں کہ انسان بڑی بڑی بدیوں میں ملوّث نہیں ہے روحانی صحت اس بات پر منحصر ہے کہ اس سے چھوٹی چھوٹی بدیاں بھی سرزد نہیں ہوتیں۔ اور تقویٰ بھی ہم سے یہی کچھ مانگتا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے خوف کی وجہ سے کوئی بھی غلط قدم نہ اٹھائیں۔ ہمارا دل اتنا صاف ہو کہ وہ چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی محسوس کرے اس سے گریز کرے اور اس کے ارتکاب کو گناہ سمجھے۔ یہی وہ صورت ہے جس سے انسان اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

”یہ بات یاد رکھو کہ کتابوں میں جب لکھا جاتا ہے کہ بدیاں چھوڑ دو اور نیکیاں کرو تو بعض آدمی اتنا ہی سمجھ لیتے ہیں کہ نیکیوں کا کمال اسی قدر ہے کہ جو مشہور بدیاں ہیں مثلاً چوری‘ زنا‘ غیبت‘ بد دیانتی‘ بد نظری وغیرہ موٹی موٹی بدیوں سے بچتے ہیں تو اپنے آپ کو سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے نیکی کے تمام مدارج حاصل کر لئے ہیں۔ اور ہم بھی کچھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو یہ کچھ بھی چیز نہیں ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو چوری نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو ڈاکے نہیں مارتے یا خون نہیں کرتے یا بد نظری یا بدکاری کی بدعادتوں میں مبتلا نہیں ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اسے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے ترکِ شر کیا ہے۔ خواہ وہ عدم قدرت ہی کی وجہ سے ہو۔ کلام الٰہی صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترکِ شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحبِ کمال ہو گیا ہوں بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجے کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے کہ اس سے ایسے افعال و اعمال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں۔ اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے“

اگرچہ چھوٹی چھوٹی بدیوں سے بچ کر ہی انسان صحیح معنوں میں نیک بن سکتا ہے لیکن بعض نیکیاں بھی ایسی ہیں کہ عام طور پر ان کی طرف اس کی توجہ نہیں ہوتی اور وہ محروم رہ جاتا ہے۔ ان میں سے ایک نیکی تو بنی نوع کی بھلائی ہے اور دوسری سب سے ہمدردی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ہر بدی سے بچ سکیں اور ہر نیکی کو اپنا سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ہر خطۂ زمین پہ کھلوائیے سکول
تعلیم کے حصول کو آساں بنائیے
عقل و خرد فروغ نہ پائیں تو لطف کیا
ذہنوں کو تیز‘ روح کو شاداں بنائیے

ابوالاقبال

عظمت و انکسار

عظمت میں انکساری دکھاؤ تو بات ہے
رفعت میں خاکساری دکھاؤ تو بات ہے
جس وقت زیست راحتِ جانِ عزیز ہو
اس وقت جانسپاری دکھاؤ تو بات ہے

راہِ سلوک

منزل بہ منزل آگے بڑھاتے چلو قدم
اس رہ کی لیکن آخری منزل کوئی نہیں
جذبِ سلوک اول و آخر تمام عشق
یہ بحر موج موج ہے ساحل کوئی نہیں

منافق

چلتا ہے منافق رہِ باک کی جانب
یا اپنے ہی اندیشۂ چالاک کی جانب
بہتا ہوا دریا نظر آتا نہیں اس کو
جھک جاتا ہے لیکن خس و خاشاک کی جانب

تارے گن گن رات کٹے‘ اور سویرا ہو
مارے مارے پھرتے ہیں‘ کہیں بسیرا ہو
سب جگ چھوڑ کے بہتر ہے‘ اب تُو میرا ہو
”جے توں میرا ہو رہیں‘ سب جگ تیرا ہو“

تکبر- خودپسندی- بخل- کینہ
توکل کی نفی ہے ان سے جینا
اگر قائل ہے الااللہ کا تو
کر آزاد ان بتوں سے اپنا سینہ

عبدالمنان ناہید

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
2 روپے 50 پیسے		

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا کا قانون قدرت اور صحیفہ فطرت جس کا سلسلہ قدیم سے اور انسان کی بنیاد کے وقت سے چلا آتا ہے وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق شدید پیدا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے احسان اور حسن سے تمتع اٹھایا ہو اور ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ احسان سے مراد خدا تعالیٰ کے اخلاقی نمونے ہیں جو کسی انسان نے اپنی ذات کی نسبت بچشم خود دیکھے ہوں۔ مثلاً بے کسی اور عاجزی اور کمزوری اور یتیمی کے وقت میں خدا اس کا متولی ہوا ہو۔ اور حاجتوں اور ضرورتوں کے وقت میں خدا نے خود اس کی حاجت براری کی ہو۔ اور سخت اور کمر شکن غموں کے وقت میں خدا نے خود اس کی مدد کی ہو اور خدا طلبی کے وقت میں بغیر توسط کسی مرشد اور ہادی کے خود خدا نے اس کی رہنمائی کی ہو۔ اور حسن سے مراد بھی خدا تعالیٰ کی وہی صفات حسنہ ہیں جو احسان کے رنگ میں ملاحظہ ہوتی ہیں۔ مثلاً خدا کی قدرت کاملہ اور رفق اور وہ لطف اور وہ ربوبیت اور وہ رحم جو خدا میں پایا جاتا ہے اور وہ عام ربوبیت اس کی جو مشاہدہ ہو رہی ہے اور وہ عام نعمتیں اس کی جو انسانوں کے آرام کے لئے بکثرت موجود ہیں اور وہ علم اس کا جس کو انسان نبیوں کے ذریعے سے حاصل کرتا اور اس کے ذریعے سے موت اور تباہی سے بچتا ہے اور اس کی یہ صفت کہ وہ بے قراروں اور درماندوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور اس کی یہ خوبی کہ جو لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں وہ ان سے زیادہ ان کی طرف جھکتا ہے یہ تمام صفات خدا کی اس کے حسن میں شامل ہوں اور پھر وہی صفات ہیں کہ جب ایک شخص خاص طور پر ان سے فیض یاب بھی ہو جاتا ہے تو وہ اس کی نسبت احسان بھی کہلاتی ہے گو دوسرے کی نسبت فقط حسن میں داخل ہیں اور جو شخص خدا تعالیٰ کی ان صفات کو جو در حقیقت اس کا حسن اور جمال ہے احسان کے رنگ میں بھی دیکھ لیتا ہے تو اس کا ایمان نہایت درجہ قوی ہو جاتا ہے اور وہ خدا کی طرف ایسا کھینچا جاتا ہے۔ جیسا کہ ایک لوہا آہن ربا کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ اس کی محبت خدا سے بہت بڑھ جاتی ہے اور اس کا بھروسہ خدا پر بہت قوی ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ وہ اس بات کو آزما لیتا ہے کہ اس کی تمام بھلائی خدا میں ہے اس لئے اس کی امیدیں خدا پر نہایت مضبوط ہو جاتی ہیں۔ اور وہ طبعاً نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے خدا کی طرف جھکا رہتا ہے۔ اور اپنے تئیں ہر دم خدا سے مدد پانے کا محتاج دیکھتا ہے اور اس کی ان صفات کاملہ کے تصور سے یقین رکھتا ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہو گا۔ کیونکہ خدا کے فیض اور کرم اور جود کے بہت سے نمونے اس کا چشم دید مشاہدہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی دعائیں قوت اور یقین کے چشمہ سے نکلتی ہیں اور اس کا عقد ہمت نہایت مضبوط اور مستحکم ہوتا ہے۔ اور آخر کار بمشاہدہ آلاء اور نعماء الٰہی کے نور یقین بہت زور کے ساتھ اس کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور اس کی ہستی بکلّی جل جاتی ہے۔ اور بباعث کثرت تصور عظمت اور قدرت الٰہی کے اس کا دل خدا کا گھر ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح انسان کی روح اس کے زندہ ہونے کی حالت میں کبھی اس کے جسم سے جدا نہیں ہوتی اسی طرح خدائے قادر ذوالجلال کی طرف سے جو یقین اس کے اندر داخل ہوا ہے۔ وہ کبھی اس سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور ہر وقت پاک روح اس کے اندر جوش مارتی رہتی ہے۔ اور اسی پاک روح کی تعلیم سے وہ بولتا ہے اور حقائق اور معارف اس کے اندر سے نکلتے ہیں اور خدائے ذوالعزت و الجبروت کا خیمہ ہر وقت اس کے دل میں لگا رہتا ہے۔ اور یقین اور صدق اور محبت کی لذت ہر وقت پانی کی طرح اس کے اندر بہتی رہتی ہے۔ جس کی آب پاشی سے ہر ایک عضو اس کا سیراب نظر آتا ہے۔ آنکھوں میں ایک جدا سیرابی مشہود ہوتی ہے۔ پیشانی پر الگ ایک نور اس سیرابی کا لہراتا دکھائی دیتا ہے۔ اور چہرے پر محبت الٰہی کی ایک بارش برستی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور زبان بھی اس نور کی سیرابی سے پورا حصہ لیتی ہے۔ اسی طرح تمام اعضاء پر ایک ایسی شگفتگی نظر آتی ہے جیسا کہ ابر بہار کے برسنے کے بعد موسم بہار میں ایک دلکش تازگی درختوں کی ٹہنیوں اور پتوں اور پھولوں اور پھلوں میں محسوس ہوتی ہے۔ لیکن جس شخص میں یہ روح نہیں اتری اور یہ سیرابی اس کو حاصل نہیں۔ اس کا تمام جسم مردار کی طرح ہوتا ہے اور یہ سیرابی اور تازگی اور شگفتگی جس کی قلم تشریح نہیں کر سکتی یہ اس مردار دل کو مل ہی نہیں سکتی۔ جس کو نور یقین کے چشمے نے شاداب نہیں کیا۔ بلکہ ایک طرح کی سڑی ہوئی بدبو سی آتی ہے۔ مگر وہ شخص جس کو نور دیا گیا ہے اور جس کے اندر یہ چشمہ پھوٹ نکلا ہے اس کی علامات میں سے یہ ایک علامت ہے کہ اس کا جی ہر وقت یہی چاہتا ہے کہ ہر ایک بات میں اور ہر ایک قول میں اور ہر ایک فعل میں خدا سے قوت پاوے اسی میں اس کی لذت ہوتی ہے اور اسی میں اس کی راحت ہوتی ہے اور وہ اس کے بغیر جی ہی نہیں سکتا۔

کوئی قانون عاصم ہمارے پاس ایسا نہیں ہے کہ جس کے ذریعے سے ہم لزوماً غلطی سے بچ سکیں یہی باعث ہے کہ جن حکیموں نے قواعد منطق کے بنائے اور مسائل مناظرہ کے ایجاد کئے اور دلائل فلسفہ کے گھڑے۔ وہ بھی غلطیوں میں ڈوبتے رہے۔ اور صدہا طور کے باطل خیال اور جھوٹا فلسفہ اور نکمی باتیں اپنی نادانی کے یادگار میں چھوڑ گئے۔ پس اس سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ اپنی تحقیقات سے جمیع امور حقہ اور عقائد صحیحہ پر پہنچ جانا اور کہیں غلطی نہ کرنا ایک محال عادی ہے۔ کیونکہ آج تک ہم نے کوئی فرد بشر ایسا نہیں دیکھا اور نہ سنا اور نہ کسی تاریخی کتاب میں لکھا ہوا پایا کہ جو اپنی تمام نظر اور فکر میں سہو اور خطا سے معصوم ہو۔ پس بذریعہ قیاس استقرائی کے یہ صحیح اور سچا نتیجہ نکلتا ہے کہ وجود ایسے اشخاص کا کہ جنہوں نے صرف قانون قدرت میں فکر اور غور کرکے اور اپنے ذخیرہ کانشنس کو واقعات عالم سے مطابقت دے کر اپنی تحقیقات کو ایسے اعلیٰ پایہ صداقت پر پہنچا دیا ہو کہ جس میں غلطی کا نکلنا غیر ممکن ہو خود عادتاً غیر ممکن ہے (-) صاف ظاہر ہے کہ جس حالت میں نہ خود انسان اپنے علم اور واقفیت سے غلطی سے بچ سکے اور نہ خدا (جو رحیم اور کریم اور ہر ایک سہو و خطا سے مبرّا اور ہر عمل کی اصل حقیقت پر واقف ہے) بذریعہ اپنے سچے الہام کے اپنے بندوں کی مدد کرے تو پھر ہم عاجز بندے کیونکر ظلمات جہل اور خطا سے باہر آویں۔ اور کیونکہ آفات شک و شبہ سے نجات پاویں۔ لہٰذا میں مستحکم رائے سے یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ مقتضائے حکمت اور رحمت اور بندہ پروری اس قادر مطلق کا یہی ہے کہ وقتاً فوقتاً جب مصلحت دیکھے ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہے کہ عقائد حقہ کے جاننے اور اخلاق صحیحہ کے معلوم کرنے میں خدا کی طرف سے (-) پائیں۔ اور تفہیم تعلیم کا ملکہ وہبی رکھیں۔ تاکہ نفوس بشریہ کہ سچی ہدایت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اپنی سعادت مطلوبہ سے محروم نہ رہیں۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

اگر کوئی شخص اپنے عمل میں تبدیلی نہیں کرتا اور وہ اس بات کو ثابت نہیں کر دیتا کہ وہ واقعہ میں لوگوں کا خیر خواہ ہے۔ اور وہ خود بھی امن سے رہتا اور دوسرے کے امن میں بھی خرابی پیدا نہیں کرتا اس وقت تک وہ احمدی کہلا کس طرح سکتا ہے۔ در حقیقت ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جو جماعت اور قوم کو بدنام کرنے والے ہوتے ہیں ورنہ ایک صاحب ایمان کو تو اتنا لوگوں کا خیر خواہ ہونا چاہئے کہ اسے ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اگر کوئی شخص اپنے نفس پر ہر قسم کی تکالیف برداشت کرکے دوسروں کو فائدہ پہنچائے تو اسے بھی کوئی نقصان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر شخص جو دوسرے کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ در حقیقت اپنے لئے بھی فائدے کا ایک راستہ کھولتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف ہوتی ہے دوسرے لوگ اسے مدد دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گویا جب سارے لوگ اخلاق سے کام لینے والے ہوں تو کسی کو کوئی گھاٹا نہیں رہ سکتا۔

مشہور واقعہ ہے کہ نپولین ایک دفعہ اپنی فوج کے ساتھ کسی دلدل میں سے گذر رہا تھا۔ کہ اس کی فوج کے سپاہی سخت تھک گئے۔ اور انہوں نے شکایت کی کہ اب ہم سے چلا نہیں جاتا۔ وہ چونکہ دلدل کی جگہ تھی اس لئے اگر وہ ایسی جگہ بیٹھ جاتے تو اندر دھنس کر سب کے حالات خراب ہو جاتے۔ اوزار اور ہتھیار خراب ہو جاتے کپڑے خراب ہو جاتے اور ان کے لئے کام کرنا مشکل ہو جاتا۔ افسروں نے کہا کہ یہاں تو آرام کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ دلدل سے باہر نکل کر آرام کیا جا سکتا ہے۔ مگر سپاہیوں نے کہا کہ ہم چلنے سے بالکل معذور ہیں۔ اور اس قدر تھک چکے ہیں کہ اب ہم سے ایک قدم بھی اٹھایا نہیں جا سکتا۔ آخر یہ بات نپولین تک پہنچی۔ اس نے کہا یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ میں تم سب کو آرام دے دیتا ہوں۔ تم کہیں سے ایک کرسی لا دو۔ وہ ایک کرسی جو غالباً بادشاہ کے لئے رکھی ہوئی تھی لے آئے اور نپولین اس پر بیٹھ گیا۔ پھر اس نے ایک افسر کو کہا کہ آؤ میری گودی میں بیٹھ جاؤ وہ نپولین کی گودی میں بیٹھ گیا۔ تو اس نے حکم دیا اس طرح یکے بعد دیگرے ایک ایک آدمی دوسرے کی گودی میں بیٹھتا چلا جائے۔ اور ایک حلقہ بنا لیا جائے۔ چنانچہ سب لوگ اس طرح بیٹھتے چلے گئے جب آخری آدمی نپولین کی پشت پر پہنچا تو نپولین نے اسے کہا کہ میرے نیچے سے کرسی نکال دو۔ اور اپنی ٹانگوں پر مجھے بٹھا لو۔ چنانچہ کرسی نکال کر دوسروں کو دے دی گئی۔ اور پھر جو لوگ باقی رہ گئے تھے۔ وہ اس کرسی کے ذریعہ اسی طرح بیٹھتے چلے گئے۔ اور اس طرح ساری فوج کو آرام مل گیا۔

جب ہم بچے تھے تو ہم نے خود اس کا تجربہ کرکے دیکھا ہے ذرا بھی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ اور سب کو آرام حاصل ہو جاتا ہے۔ اب بظاہر اس میں ایک آدمی نے دوسرے کو اٹھایا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ہر شخص دوسرے کو آرام پہنچا رہا ہوتا ہے۔ یہی حالت اخلاق کی ہے۔ اگر ایک شخص جوش کے وقت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حافظ حامد علی صاحب

حافظ صاحب ہر وقت خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سیر میں میں نے ڈبیا سے پان نکال کر کھایا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں بھی دو۔ یہ خیال کئے بغیر کہ اس میں زردہ ہے میں نے پان پیش کر دیا۔ کھاتے ہی آپ کو چکر آیا ہو گا کیونکہ حافظ حامد علی صاحب سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ذرا پانی کا لوٹا لے کر ہمارے ساتھ چلو۔ قریب کے کنویں سے پانی لیا گیا آپ حافظ صاحب کے ساتھ دور تشریف لے گئے کیونکہ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ راستے میں پیشاب کرنے کی حاجت ہوتی تو اتنی دور چلے جاتے جتنا کہ قضائے حاجت کے لئے جاتے۔ سو میں نے سمجھا کہ پیشاب کرنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں جاکر آپ کو استفراغ ہوا اور آپ پانی سے منہ صاف کرکے تشریف لے آئے۔ مجھے جب خیال آیا کہ پان میں زردہ تھا تو سخت نادم ہوا۔ آپ نے مجھے دیکھ کر ہنستے ہوئے فرمایا۔ منشی صاحب آپ کے پان نے تو دوا کا کام کیا مجھے کچھ گرانی سی تھی۔ بالکل رفع ہو گئی۔

حضرت منشی صاحب یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کے عم زاد مرزا نظام الدین صاحب مرزا امام الدین صاحب باوجودیکہ سخت مخالف تھے مگر ضرورت کے وقت جب کبھی انہوں نے سوال کیا تو حضرت صاحب اسے پورا کر دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ میرے سامنے مرزا امام الدین صاحب نے پچاس روپے یا کچھ کم و بیش حضرت صاحب سے طلب کئے اور آپ نے فوراً حافظ حامد علی صاحب کے ہاتھ بھجوا دئے۔

حافظ، حضرت صاحب کے گھریلو اور نجی کام کرنے کے علاوہ احباب کی ملاقات بھی کراتے تھے۔ اور ان کی باتیں بھی حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کرتے تھے۔ مثلاً حضرت منشی امام الدین صاحب پٹواری نے بتایا کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو حافظ صاحب نے حضرت صاحب کی خدمت میں یہ خبر پہنچائی۔ حضرت صاحب نے باہر تشریف لاکر مبارک باد دی اور ظہور احمد نام تجویز فرمایا۔

قاضی قمرالدین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت موضع شکار ڈاکخانہ دھاریوال ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب باغ میں فروکش تھے اس عرصہ میں میں قادیان گیا۔ ایک رات میں پرانے مہمان خانے میں شام کے بعد بیٹھا تھا۔ حافظ حامد علی صاحب باغ سے روشن بتی لئے آئے اور بتی سے مجھے دیکھ کر کہا کہ بھائی قمرالدین۔ حضرت صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرے گھر کی حفاظت کے لئے مہمان خانہ سے دو تین درویش شخص۔ سادہ لوح۔ جن کو آپ جانتے ہوں وہاں سلا دیں۔ سو ایک آپ چلیں۔ میں نے جواب دیا (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) مجھ بے حقدار پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا ہے۔ میں غلام حاضر ہوں۔ پھر حافظ صاحب نے دوسرے کمرے میں دیکھ کر سائیں دیوان شاہ صاحب سکنہ نارووال (ضلع سیالکوٹ) کو بھی یہی بات کہی۔ جو بڑے راست باز، خوش خو، عاشق اور مخلص تھے۔ وہ خوشی کے مارے اچھل پڑے۔ دونوں حافظ صاحب کے ساتھ چل پڑے۔ حافظ صاحب مجھے جانتے تھے کہ میں موضع شکار کا غریب احمدی ہوں۔ اور میں حافظ صاحب کو خوب جانتا تھا۔ کہ آپ حضرت صاحب کے خدمت گذار ہیں۔ مخمور اور عاشق۔ اور غلام اور صحیح فطرت اور بے مثال ہیں۔ اور سائیں جی کو بھی حافظ صاحب جانتے تھے سائیں صاحب بہت غریب اور عیال دار۔ اور کبھی کبھی نارووال سے موضع شکار میں آتے جاتے۔ میرے پاس رہتے۔ اور ہم دونوں دکھ درد کی باتیں کیا کرتے تھے۔ اور وہ قادیان جانے کی وجہ یہ بتاتے کہ میں چونکہ غریب ہوں۔ چندہ تو دے نہیں سکتا اس لئے جا رہا ہوں کہ مہمان خانے کی چارپائیاں بن آؤں تاکہ میرے سر سے چندہ اتر جائے۔

حافظ صاحب نے پوچھا کہاں کہاں سونا پسند کرو گے سائیں جی نے کہا کہ میں اس کھڑکی کے سامنے ہی بیت الحمد میں فرش پر لیٹوں گا جہاں سے حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں لیٹ گئے۔ میں نے کہا کہ میں فلاں جگہ لیٹوں گا۔ چنانچہ میں وہاں چارپائی پر لیٹ گیا۔ اور رات گذاری۔

حافظ صاحب احباب کو نیک مشورے بھی دیتے۔ حضرت سید ناصر شاہ صاحب بیان کرتے تھے کہ پہلی بیوی کی وفات پر میں نے دوسری بیوی کی۔ وہ بھی فوت ہو گئی۔ تو تیسری کی۔ اس سے اولاد نہ ہوئی۔ قادیان آیا تو حافظ صاحب نے مشورہ دیا کہ حضرت صاحب سے کہہ کر اور شادی کر لو۔ میں نے کہا مجھے ملاقات کا موقعہ نہیں ملا۔ آپ عرض کریں۔ چنانچہ حافظ صاحب نے جا کر اطلاع دی کہ سید ناصر شاہ صاحب آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے ملاقات کے لئے بلایا اور حافظ صاحب نے میرے ہاں اولاد نہ ہونے کا ذکر کیا۔ اس وقت حضرت صاحب نے پانچ سال انتظار کرنے کو فرمایا۔ اور اس عرصہ کے بعد حضرت صاحب نے خود شادی کرا دی۔ جس سے دس بچے پیدا ہوئے۔

سلسلہ سے اخلاص کی وجہ سے حافظ صاحب کو جو معلومات حضرت صاحب کے متعلق مخالفین کے تعلق میں حاصل ہوتی تھیں وہ عرض کرتے ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کو حضرت صاحب تحریر فرماتے ہیں.........۔

حضرت عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحب کی مہمان نوازی کے عام اصولوں میں یہ امر داخل تھا کہ جس وقت کوئی مہمان آتا تھا اسی وقت اس کے لئے موسم کے لحاظ سے چائے یا لسی یا شربت مہیا کرتے تھے اور اس کے بعد کھانے کا فوری انتظام ہوتا تھا۔ چنانچہ حضرت قاضی امیر حسین صاحب بھیروی بیان کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میں امرتسر سے قادیان میں آیا اور حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ آپ فوراً تشریف لائے اور شیخ حامد علی صاحب کو بلا کر حکم دیا کہ قاضی صاحب کے لئے جلد چائے لاؤ۔

حضرت صاحب کی خدمت میں رہنے سے حافظ صاحب کی تربیت ہوتی رہتی تھی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مہمان نے آکر کہا میرے پاس بسترا نہیں ہے۔ حضرت صاحب نے حافظ حامد علی صاحب سے کہا کہ اس کو لحاف دے دو۔ حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ ہو گا۔ اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہو گا۔ یہ بیان کر کے حضرت عرفانی صاحب لکھتے ہیں کہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ وہ مہمان بظاہر کوئی ایسا آدمی نہ معلوم ہوتا تھا جو کسی دینی غرض کے لئے آیا ہو بلکہ شکل و صورت سے مشتبہ پایا جاتا تھا۔ مگر حضرت صاحب نے اس کی مہمان نوازی میں کوئی فرق نہیں کیا۔ اور اس کی آسائش و آرام کو اپنے آرام پر مقدم کیا۔

محترم عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی بار مارچ 1893ء میں قادیان آیا مزدور راستہ بھول گیا۔ ساری رات چلنے کے بعد ہم سحری کے وقت قادیان پہنچے۔ حضرت حافظ حامد علی صاحب کو خبر ہوئی کہ کوئی مہمان آیا ہے اس وقت مہمان خانہ کے مہتمم کہو۔ داروغہ کہو۔ خادم سمجھو۔ سب کچھ وہی تھے۔ میرے وہ واقف و آشنا تھے۔ جب وہ آکر ملے تو محبت اور پیار سے انہوں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور حیرت سے پوچھا اس وقت کہاں سے۔ میں نے جب واقعات بیان کئے تو بیچارے بہت حیران ہوئے۔ میں نے وہ سبزی وغیرہ ان کے حوالے کی وہ لے کر اسی وقت اندر گئے اور حضرت صاحب کو اطلاع دی۔ میرا خیال ہے کہ تین بجے کے قریب قریب وقت تھا۔ حضرت صاحب نے مجھے اس وقت گول کمرے میں بلا لیا۔ اور وہاں پہنچے، پر تکلف کھانا بھی موجود تھا۔ میں اس ساعت کو اپنی عمر بھر کبھی نہیں بھول سکتا۔ کہ کس محبت اور شفقت سے بار بار فرماتے تھے۔ آپ کو بڑی تکلیف ہوئی میں عرض کرتا نہیں۔ تکلیف تو کوئی نہیں ہوئی مگر آپ بار بار فرماتے راستہ بھول جانے کی پریشانی بہت ہوتی ہے۔ اور کھانا کھانے کے لئے تاکید فرمانے لگے۔ مجھے شرم آتی تھی کہ آپ کے سامنے کس طرح کھاؤں۔ میں نے تامل کیا۔ مگر آپ نے خود اپنے دست مبارک سے کھانا آگے کر کے فرمایا کہ کھاؤ۔ بہت بھوک لگی ہو گی۔ سفر میں تھکان ہو جاتی ہے۔ آخر میں نے کھانا شروع کیا تو پھر فرمانے لگے خوب سیر ہو کر کھاؤ۔ شرم نہ کرو۔ سفر کر کے آئے ہو۔

(محترم ملک صلاح الدین ایم۔ اے کی ایک تالیف سے ماخوذ)

بقیہ صفحہ 3

اپنے غصہ کو دبالیتا ہے تو در حقیقت وہ دوسرے کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ جب اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ بھی اسی طرح اپنے غصہ کو دبا لے۔ پھر اس دوسرے سے تیسرے کو تحریک ہوتی ہے اور تیسرے سے چوتھے کو تحریک ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص فتنہ سے محفوظ رہتا ہے اور انہیں اس بات کی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ اشتعال کے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔ بظاہر یہ ایک شخص کی قربانی نظر آتی ہے مگر در حقیقت یہ قربانی نہیں بلکہ نیکی کا ایک بیج ہوتا ہے جس سے دوسرے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور خود بھی اسے فائدہ ہوتا ہے۔ تو اخلاقی قربانیاں اور مذہب کی تعلیمیں نہایت ہی مفید چیزیں ہوتی ہیں اور ان پر عمل کرنا دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے یہ ایک غلط خیال ہے جو بعض لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے کہ اگر ہم ان تعلیموں پر عمل کریں تو ہمارا یہ حرج ہو گا ہمارا وہ حرج ہو گا۔ یہ سب آنکھ کا دھوکا ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو اس قسم کی تکلیف جو دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے برداشت کی جائے انسان کے لئے راحت کا موجب بن جاتی ہے۔ اور ایسا شخص جو اپنی زندگی کا مقصد دوسروں کو آرام پہنچانا سمجھتا ہو اسے جب خود کوئی ضرورت پیش آتی ہے تو تمام لوگ اس کی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے بے چین ہو جاتے ہیں اور انہیں اس وقت تک اطمینان نہیں ہو پاتا جب تک اس کی تکلیف کو دور نہ کرلیں۔ ہم نے دیکھا ہے جن قوموں میں قربانی کی روح ہوتی ہے وہ ایسا ہی کرتی ہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے ایثار سے کام لینے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تمہیں ایک طرف بلاتا ہو اور کوئی اور چیز خواہ وہ تمہارے نفسانی ارادے اور جذبات ہوں یا قوم اور برادری (سوسائٹی) کے اصول اور دستور ہوں۔ سلاطین ہوں۔ امراء ہوں ضرورتیں ہوں۔ غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابل میں تم پر اثرانداز نہ ہو سکے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان . . . . اعجاز احمد ایاز کوٹری سندھ

محترم صوفی غلام محمد صاحب

محترم والد صاحب مورخہ 5- اور 6- فروری 1991ء کو کراچی میں انتقال کر گئے- آپ کی لائبریری میں سے آپ کی تصنیف کردہ آپ بیتی خاکسار کو دستیاب ہوئی ہے افادہ عام کے لئے چند ایک واقعات- صداقت- امانت- دیانت پر مبنی پیش ہیں- آپ لکھتے ہیں آج کل کا معاشرہ ہر شعبہ زندگی میں جھوٹ کی ملاوٹ اور پھر علانیہ کہنا کہ جھوٹ کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا دستور بن چکا ہے جس چیز کو خدا تعالیٰ نے بت یعنی شرک کے برابر قرار دیا ہے اور جس کے مرتکب کو ملعون کہا ہے جو خدا سے دور ہوتا ہے اس کو تو اختیار کرتے ہیں اور صداقت یعنی سچ کو چھوڑتے ہیں اور کہتے ہیں فی زمانہ سچ بولنے سے کام نہیں چل سکتا کہ ملاوٹ بھی ہونی چاہئے- یہ صرف ایمان کی کمی ہے ورنہ خدا داری چہ غم داری یہ بطور تحدیث نعمت آپ بیتی کے دو تین سچے واقعات ذیل میں تحریر کرتا ہوں پہلا واقعہ غالباً 1937ء کا ہے کہ ہمارے گاؤں میں چوری کے دو بیل فروخت ہونے کے لئے آئے کسی کو علم نہیں تھا کہ چوری کے ہیں نمبردار کے چھوٹے بھائی نے مبلغ اسی روپیہ میں خرید لئے اور خاکسار کو لکھنے کے لئے کہا خاکسار نے روبرو گواہوں کے لکھ کر فروخت کنندہ سے دستخط لیتے وقت دریافت کیا کہ اسی روپے مل گئے ہیں اس نے کہا ہاں بیلوں کو چارہ وغیرہ دیا فروخت کنندہ واپس چلا گیا اتنے میں بیلوں کے مالک آگئے چور کو تلاش کیا وہ مل گیا اسے پولیس کے حوالے کیا اور دوسرے روز پولیس گاؤں میں آگئی اور جمعدار صاحب مجھے کہنے لگے کہ گواہی یہ دینی ہے کہ دس دس روپیہ کے آٹھ نوٹ میں نے گن کر بیلوں والے چور کو دیئے ہیں میں نے کہا جمعدار صاحب گواہی میں نے دینی ہے میں سچی گواہی دوں گا جمعدار نے بہت ڈرایا یہ بھی دھمکی دی کہ چور کو چھوڑ کر جیل میں تجھے جیل میں ڈال دوں گا نمبردار صاحب اور گاؤں والوں نے بڑا سمجھایا کہ جیل میں جانا پڑے گا- میں نے کہا اگر سچ پر جیل میں جانا پڑے تو کوئی فکر کی بات نہیں ہے- پیشی کے وقت مجسٹریٹ نے پوچھا اس کو جانتے ہیں ہو میں نے کہا اس نے بیل فروخت کئے ہیں لینے والے کا پوچھا میں نے کہا اسے نے خریدے ہیں- بس چور کو سزا مل گئی ہم گھر آگئے سچ کو آنچ نہیں ہے سچ میں بڑی برکت اور رعب ہوتا ہے میں اور نمبردار سوسائٹی میں کام کرتے تھے اور انہیں پہلے بھی مجھ پر اعتماد تھا مگر اس واقعہ کے بعد تو پورا پورا یقین ہو گیا کہ یہ جھوٹ نہیں بولتا-

ایک وقت ایسا بھی آیا جبکہ گاسلیٹ- چینی- گڑ- کپڑا وغیرہ راشن پر ملتا تھا اس وقت بعض لوگ گھر کے افراد زیادہ لکھوا کر زیادہ راشن حاصل کرتے تھے راشن کارڈ بنانے کے لئے راشن آفیسر گاؤں میں آیا وہ ایک ایک آدمی کو اندر بلاتا پہلے کلمہ پڑھواتا کہ جھوٹ نہیں بولنا نمبردار آفیسر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب میری باری آئی تو نمبردار نے آفیسر صاحب سے کہا کہ یہ شخص جھوٹ نہیں بولتا تو آفیسر صاحب نے بغیر اقرار لئے پوچھا کتنے افراد ہیں جو کچھ میں نے کہا اس نے لکھ دیا نمبردار کے چچا تایا بھائی سب سے اقرار لیا صرف میری سفارش کی کہ یہ جھوٹ نہیں بولتا-

پاکستان ابھی نیا نیا بنا تھا اور لوگوں میں یہ افواہیں پھیل گئیں کہ ہندوستان نگر پار کر کی طرف سے پاکستان پر حملہ کریگا گاؤں کی حفاظت کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں ہمارے گاؤں میں بھی فی کس دس روپیہ بطور چندہ جمع کیا گیا جس دن چندے کا ذکر چلا میں اس دن میٹنگ میں نہیں تھا کیونکہ میں نے ایک ایکڑ میں مکئی کاشت کی ہوئی تھی اس کی رکھوالی کر رہا تھا سوال پیدا ہوا رقم اور حساب کتاب صوفی غلام محمد کے پاس رہے گا- میرے ایک غیراز جماعت دوست نے آکر مجھے مبارکباد دی ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ آپ کی دیانت اور امانت کا بڑا اثر ہے- حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں-

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

اس طرح ایک اور واقعہ ہم نے کپاس میں مکئی وغیرہ کاشت کی ہوئی تھی اور کپاس وغیرہ میں پانی تھا میں شام کو عصر کے وقت باہر چکر لگانے آیا تو ایک بیل کھیتوں میں مکئی وغیرہ کھا رہا ہے اور کچھ خراب کر رہا ہے میرے ہاتھ میں کلہاڑی تھی پہلے تو میں پتھر وغیرہ مارتا رہا مگر اس پر کوئی اثر نہ ہوا آخر میں نے اس کی طرف کلہاڑی پھینک دی جس سے اس کی ٹانگ کی کچھ نسیں کٹ گئیں اور خون بہنے لگ گیا میں اسے اپنی زمین سے کچھ دور چھوڑ کر آگیا دراصل وہ سرکاری سانڈ تھا کسی نے نمبردار صاحب کو اطلاع کر دی نمبردار نے مجھے بلا کر کہا کہ اسے گھر لاکر دو چار دن پٹی وغیرہ کرو جب ٹھیک ہو جاوے گا پھر چھوڑ دینا میں نے اس کا علاج معالجہ کیا اور نمبردار کہ کہنے پر اسے جنگل میں چھوڑ دیا کچھ دنوں کے بعد کسی نے بتایا کہ سانڈ والا معاملہ پولیس میں چلا گیا ہے اگر پولیس وغیرہ آئے تو آپ انکار کر دیں کوئی موقعہ کا گواہ تو ہے نہیں میں نے کہا میں تو جھوٹ نہیں بولوں گا دراصل قریب ایک گاؤں میں بھی میرا ایک ہم نام تھا اس نے بھی سانڈ کو مارا پیٹا تھا پولیس وہاں آئی اور کچھ دے دلا کر انہوں نے اپنی جان چھڑا لی گاؤں میں اس صداقت کا بڑا اثر ہوا-

غالباً یہ 1968ء کی بات ہے میرے بھانجے کے ہاں جو کہ غیراز جماعت ہے چوری ہو گئی اس نے اپنے چچا زاد جو کہ احمدی تھے پر شک ظاہر کیا اور ان کو پولیس کے حوالے کر دیا وہ میرے پاس آیا کہنے لگا ہماری ضمانتیں کروا دو فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا میں زندگی بھر پولیس کے چکر میں نہیں پڑا اور نہ ہی مجھے تھانے وغیرہ سے کوئی واقفیت تھی میں تھانے میں چلا گیا صوبیدار صاحب کے بارے میں دریافت کیا پتہ چلا کہ وہ ابھی تک بنگلہ میں ہے میں بنگلہ کی طرف چل پڑا عبدالجبار راستہ میں ملا اور کہنے لگا مقبول کی گواہی دینے آئے ہو میں نے کہا گواہی نہیں ضمانت دینے آیا ہوں اتنے میں میرا دوسرا بھانجا نواب الدین جو کہ صوبیدار کے پاس بیٹھا تھا وہ بھی احمدی نہیں تھا مگر اس نے بیل والا قصہ کچھ اور واقعات صوبیدار صاحب کو بتا دیئے اور کہا کہ یہ ہمارا ماموں ہے اگر یہ کہہ دے کہ مقبول وغیرہ نے چوری نہیں کی تو انہیں چھوڑ دیں گے مجھے دیکھ کر صوبیدار نواب الدین وغیرہ بنگلے سے دفتر کی طرف چل پڑے دفتر میں دو تین کرسیاں پڑی تھیں کچھ اور منگوائیں جب تک میں بیٹھ نہیں گیا صوبیدار بھی کھڑا رہا صوبیدار نے مجھے چائے پلائی پھر کہنے لگا کہ اگر آپ یہ کہہ دیں کہ مقبول وغیرہ نے چوری نہیں کی تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں میں نے کہا اگر تو یہ رات کو میرے پاس سویا ہوتا تو میں اس کی گواہی دیتا مجھے کیا پتہ یہ رات کہاں تھا خیر اس کے بعد پیرا بھیٹ ہوئی کھوجی اور صوبیدار وغیرہ نے اپنی طرف سے پوری تسلی کر لی مقبول وغیرہ چور ثابت نہ ہوئے انہیں چھوڑ دیا یہ ہیں سچ کی برکتیں- اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر عزت رکھ لی سانپ مرتے گئے اور سونٹا محفوظ رہا گواہی ایک ایسی چیز ہے دو آدمیوں کی گواہی پر قاتل بچ سکتا ہے اور بے گناہ سولی پر چڑھ سکتا ہے-

اس طرح میرے ایک دوست ربوہ میں دفتر بہشتی مقبرہ میں ملتے ہیں اور ہاتھ میں فارم پکڑا ہوا ہے مجھے کہتے ہیں یہاں گواہی کرنی ہے میں نے کہا بات کیا ہے کس بات کی گواہی فرمانے لگے گھر والوں کی وصیت کرنی ہے فارم مکمل کر کے بھیجے تھے مگر گواہی غلط ہو گئی ہے یا رہ گئی ہے میں نے کہا گھر چل کر وصیت کنندہ سے دریافت کر کے گواہی دے سکتا ہوں یہ وصیت کا معاملہ ہے بس اتنے جواب پر دوست ناراض ہو گئے خیر میں تو چلا آیا دوست نے کسی دوسرے سے گواہی کروالی- بعد میں ان کو گھر پر ملا اور عرض کیا ناراضگی معاف رکھنا میرا یہ اصول نہیں ہے آپ کو ضرور تکلیف ہوئی ہو گی مگر آئندہ مجھے ایسی گواہی کے لئے نہ کہنا بہرحال اس کے رنج کو دور کیا-

اس طرح رشوت کا بازار بڑا گرم ہے اکثریت یہ کہتی ہے کہ بغیر اس کے کام نہیں چلتا میں ہر دو سے نفرت کرتا ہوں دینے لینے والا دونوں برابر کے مجرم ہیں- احمدیت قبول کرنے سے پہلے اور کچھ وقت بعد بھی ہمارے واٹر کورس کا ریکارڈ میرے پاس تھا اور داروغہ انہار وغیرہ کو کچھ نہ کچھ دے دلا کر واٹ کے پانی میں کمی بیشی کرنی پڑتی ہے کچھ وقت میں نے یہ کام کیا ایک دن میں نے سوچا کہ یہ بھی ناجائز ہے اور میرے ہاتھ سے پیسے جاتے ہیں- میں نے یہ ریکارڈ پیسے وغیرہ دوسرے دوست کے حوالے کئے استغفار کیا خدا تعالیٰ سے معافی مانگی میرا دو ایکڑ باغ تھا جس کا پانی مجھے درکار تھا پیسے بھی جمع کئے تھے اور کوشش بھی کی تھی مگر بے سود رشوت ترک کرنے کے بعد بغیر رشوت کے کامیابی حاصل ہو گئی اس کے بعد پھر چار ایکڑ باغ لگایا دو ایکڑ کا پانی مل گیا بقیہ دو ایکڑ کے لئے درخواست دی جو کہ دفتر میں گم ہو گئی ہے درخواست دوبارہ دو میں نے کہا آپ کے دفتر سے گم ہوئی ہے آپ ہی کوئی بندوبست کریں میں رشوت دیتا نہیں ہوں اور بڑی مشکل سے سب افسروں سے دستخط وغیرہ کروا کر لایا تھا اب یہ کام آپ ہی کریں انجینئر صاحب نے درخواست تیار کی اور کہا کہ اے سی صاحب جا رہے ہیں جلدی کام کروالو میں حیدر آباد گیا وہاں میرا لڑکا برکات احمد تھا اس کو صاحب کے پاس بھیجا وہ منظوری لے کر آگیا یہ سب صداقت ہی کا اثر تھا کہ اللہ تعالیٰ سب کام کر رہا تھا اب رشوت لینے والوں کا حال سنیں میرا کام ایک ہندو سے پڑ گیا وہ کہنے لگا کچھ خرچی دو میں نے کہا وہ حرام ہے وہ کہنے لگا ہم حلال سمجھتے ہیں آخر اس نے بغیر کچھ لئے کام کر دیا واقعات بہت ہیں طوالت کے ڈر سے اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں- آخر میں خاکسار اپنے والد صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے-

---

سعیدہ احسن

ہمارا خاندان

بقیہ از الفضل 7- ستمبر 1995ء ص4

1- قاضی نور محمد صاحب (ہمارے نانا جان) ابن قاضی علی محمد صاحب- یہ دونوں ہی رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تھے- اور زندگی بھر ان کی خدمات سلسلہ کے مختلف شعبہ جات سے وابستہ رہیں-

2- محمد اکمل صاحب قریشی ابن حافظ محمد حسین قریشی رفیق) (چچا جان) (افضل برادرز قادیان اور ربوہ) یہ ربوہ کے ابتدائی ساکنین میں سے ہیں- اور آپ نے سیکرٹری مال کی خدمات انجام دی ہیں-

3- شاہد احمد صاحب قریشی (ابن محمد افضل صاحب قریشی) یہ خود بھی واقف زندگی ہیں اور واقف زندگی باپ کے بیٹے ہیں- آپ نے کئی سال نائیجیریا میں خدمات انجام دی ہیں- اور آج کل نصرت اکیڈمی ربوہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں-

4- آصف محمود قریشی یہ کئی سال سے زعیم خدام الاحمدیہ (حلقہ گول بازار) ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

حزب اللہ اور اسرائیل

بتایا گیا ہے کہ جنوبی لبنان میں گذشتہ روز ایک اسرائیلی عسکریت پسند اور ایک حزب اللہ گوریلا شدید جنگ میں مارے گئے۔ جس علاقے میں یہ لوگ مارے گئے اسے اسرائیل نے از خود سیکورٹی زون مقرر کیا ہوا ہے۔ ان کے علاوہ 5۔ اسرائیلی فوجی اور 2 عسکریت پسند زخمی بھی ہوئے۔ ان پر حملے حزب اللہ گروپ نے اس روز کئے تھے جس روز فتحی شقاقی کو دمشق میں دفن کیا گیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ فتحی شقاقی کو اسرائیلی ایجنٹوں نے ہلاک کیا تھا۔ حزب اللہ نے کھل کر کہا ہے اسرائیلیوں پر یہ حملے شقاقی کی شہادت کی وجہ سے کئے گئے ہیں۔ حزب اللہ اور شقاقی کے آپس میں بہت قریبی رابطے تھے چنانچہ ان کی وفات کے بعد جنوبی لبنان کے فوجی اڈوں پر جہاں اسرائیلی کنٹرول ہے۔ حزب اللہ نے حملے کئے۔

○○○

بنگلہ دیش۔ حزب مخالف

حکومت بات چیت

بنگلہ دیش کی سب سے بڑی مخالف پارٹی کی لیڈر شیخ حسینہ واجد نے بیگم خالدہ ضیاء سے گفت و شنید کرنے کی حامی بھر لی ہے۔ تقریباً دو سال سے شیخ حسینہ واجد کی پارٹی خالدہ ضیاء سے استعفیٰ دلانے کی کوشش میں ہڑتالیں اور جلسے جلوس کر رہی ہے ان ہڑتالوں میں کاروبار زندگی ٹھپ ہو جاتا رہا۔ کئی لوگ مارے گئے اور بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے۔ بیگم خالدہ ضیاء کا کہنا ہے کہ وہ عوامی مینڈیٹ کے ساتھ آئی ہیں اور کسی صورت بھی استعفیٰ دے کر اپنی حکومت کو ختم نہیں کر سکتیں۔ خالدہ ضیاء نے حسینہ واجد کو لکھا تھا کہ وہ گفت و شنید پر آمادہ ہو جائیں۔ اس خط کے جواب میں حسینہ واجد نے جو کچھ کہا اگرچہ اس کے مشتملات تو ظاہر نہیں کئے گئے لیکن اخباری تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ حسینہ واجد نے گفت و شنید کی حامی بھر لی ہے۔ اور شائد یہ گفتگو اس اصول پر ہو گی کہ انتخابات کروانے کے لئے ایک غیر جانب دار کیئر ٹیکر حکومت مقرر کی جائے۔ بیگم خالدہ ضیاء نے ہمیشہ اس بات کی مخالفت کی ہے۔

○○○

کراچی سے غیر ملکیوں کا

انخلاء

وزیر داخلہ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ وہ تنظیم اسلامی کانفرنس کی اس بات کو نہیں مان سکتے کہ بنگلہ دیش میں مقیم بہاریوں کو پاکستان واپس لایا جائے اور یہاں پاکستان کے باشندوں کی طرح رہنے دیا جائے۔ اخباروں کے مطابق انہوں نے مزید کہا کہ عرب ممالک کو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کو اپنے ہاں بسا لیں۔ اسی طرح وزیر داخلہ نے یہ بھی کہا کہ کراچی میں اس وقت 20 لاکھ غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے غیر ملکی باشندے موجود ہیں۔ اور وہ ان تمام کو پاکستان سے نکالنے کی کوشش کریں گے۔ وہ کہتے ہیں کہ کراچی کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ وہاں ان لوگوں کی وجہ سے مقامی لوگوں کو نوکریاں نہیں ملتیں اور اسی طرح کئی دیگر کام کرنے میں بھی رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ان لوگوں کو نکال دیا جائے اور پاکستان کے باشندوں کے لئے نوکریوں اور کام کرنے میں آسانی پیدا کی جائے۔ اگرچہ بعض حلقوں نے اس بات کی مخالفت کی ہے لیکن ایسے لگتا ہے کہ حکومت اس بات پر مصر ہے کہ غیر ملکیوں کو جتنی جلد ہو سکے ملک سے نکال دیا جائے۔

○○○

صدر لغاری۔ تعلیم

نوشہرو فیروز کے مدرسہ اور ہائی سکول کی سو سالہ تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے صدر مملکت سردار فاروق احمد لغاری نے کہا کہ ملک تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا لیکن یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہئے کہ حکومت ملک کا سارا تعلیمی بوجھ برداشت نہیں کر سکتی اس لئے جو لوگ اس سلسلے میں حکومت کی مدد کر سکتے ہیں انہیں آگے آنا چاہئے اور اس بوجھ کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے وفاقی اور صوبجاتی حکومتوں سے کہا کہ تعلیم کی جہت بدلنے کی ضرورت ہے۔ چاہئے کہ سکولوں اور کالجوں سے نکلنے والے طالب علم اپنے ہاتھ میں کوئی نہ کوئی ہنر بھی رکھتے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ صرف آرٹس کے گریجوایٹ تیار کئے جائیں۔ ہمیں انجینئروں کی بھی ضرورت ہے اور ڈاکٹروں کی بھی اور ٹیکنیکی مہارت رکھنے والوں اور دیگر پیشہ وروں کی بھی یہ لوگ معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے کہ ملک کی خوشحالی کا زیادہ تر انحصار انہی لوگوں پر ہے۔

○○○

بنگلہ دیش

بتایا گیا ہے کہ خالدہ ضیاء وزیر اعظم بنگلہ دیش اور ان کی حزب اختلاف کی رہنما حسینہ واجد کے درمیان خط و کتابت جاری ہے۔ حسینہ واجد نے دو نام پیش کئے ہیں جن کے متعلق خالدہ ضیاء سے کہا ہے کہ وہ ان میں سے کسی ایک کا نگران حکومت کی سربراہی کے لئے انتخاب کر لیں اور اگر وہ ان دونوں میں سے کسی کو بھی منتخب نہ کرنا چاہیں تو اپنی طرف سے کوئی نام پیش کریں۔ جس پر حزب اختلاف غور کرے گی۔ ایک لمبے عرصے سے حکومت اور حزب اختلاف کا جھگڑا چلا آرہا ہے کئی کوششیں کی گئیں ہیں کہ ان دونوں کے درمیان صلح ہو جائے۔ اور دونوں مل جل کر بنگلہ دیش کی ترقی کے ئے اپنے وسائل صرف کریں۔ لیکن ہر کوشش ناکام رہی ہے۔ کئی ہڑتالیں ہو چکی ہیں۔ کئی افراد مارے جا چکے ہیں۔ حزب اختلاف کا تسلسل کے ساتھ یہ مطالبہ ہے کہ نگران حکومت فوری طور پر انتخابات کروائے حکومت کا یہ موقف ہے کہ وہ عوامی مینڈیٹ سے آئے ہیں اس لئے اپنا وقت پورا کریں گے۔ اس سے پہلے انتخابات کروانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اب جو دونوں کے درمیان خط و کتابت جاری ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ کچھ نہ کچھ بات سلجھ رہی ہے۔ اگر خالدہ ضیاء اس بات پر مصر رہیں کہ درمیانی وقت میں انتخابات نہیں کروائے جا سکتے۔ تو یقیناً حزب اختلاف کا احتجاج جاری رہے گا۔ اس کا بہت زیادہ اثر ملکی معیشت پر پڑ رہا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ وہاں حالات سدھر جائیں اور سب مل جل کر اپنے وطن کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کام کریں۔

○○○

فلپائن میں طوفان

فلپائن میں جو طوفان دو سو سے اڑھائی سو میل کی رفتار سے آیا ہے اس نے۔ ملک کے اندرونی حصوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ 109 افراد یا ہلاک ہو گئے ہیں یا لاپتہ ہیں۔ اور دو لاکھ پچاس ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ایسا طوفان لمبے عرصے سے فلپائن میں نہیں آیا تھا۔ ہوا کی تیزی کے ساتھ ساتھ بارش بھی بہت تیز ہوئی۔ جس سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ 80 لاکھ انسانوں کو پناہ کی تلاش رہی۔ طوفان کے بعد بھی بعض لوگوں کی ہلاکت کا علم ہوتا رہا ہے۔ ہلاکتیں زیادہ تر۔ مشرق میں۔ علاقے میں ہوئیں۔ اس عرصے میں آسمان تاریک رہا اور یوں لگتا تھا کہ ہر چیز الٹ پلٹ کر دی گئی ہے اور اپنی جگہ سے اٹھا کر کسی اور جگہ پھینک دی گئی ہے۔ پانی کے طوفان کے متعلق بتایا گیا ہے کہ کئی علاقوں میں نو نوفٹ تک پانی بھرا ہوا ہے۔

○○○

قصۂ پارینہ

محترم حافظ قدرت اللہ صاحب کی نائیجیریا آمد

نائیجیریا مغربی افریقہ کو یکم اکتوبر 1960ء کو برطانیہ سے آزادی ملی تھی اس موقعہ پر محترم حافظ قدرت اللہ صاحب اور ہالینڈ مشن کی ایک بہن ناصرہ زمرمین حکومت کی طرف سے دعوت ملنے پر آزادی کی تقریبات میں شامل ہوئے تھے۔ الحاجی ڈی۔ ایس۔ آڈگ بیٹرو۔ جو مغربی نائیجیریا کے وزیر برائے لوکل گورنمنٹ تھے۔ نے ہالینڈ کے دورے کے دوران محترم حافظ صاحب کو تقاریب میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اس دورے کے بعد جب انہیں ناصرہ زمرمین کا ایک خط ملا تو اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ میں ایک ہزار ایک دفعہ آپ سے معذرت کرنی چاہتا ہوں کہ میں اس سے قبل آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ لیکن بہرحال یہ بات واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ نہ صرف حکومتی امور میں بہت زیادہ مصروف رہا بلکہ کچھ دورے بھی کرنے پڑے۔ اور میں آپ کے خط کی طرف وہ توجہ نہ دے سکا جو میں دینی چاہتا تھا۔ مجھے اس بات کا اقرار ہے کہ آپ کے خط نے ہمارے دلوں میں ایک خاص جذبہ اور مسرت پیدا کر دی ہے۔ ہیگ کی بیت الحمد کے امام مسٹر حافظ اور آپ سے ہالینڈ میں ملاقات ایک ایسا موقعہ تھا جسے میں زندگی بھر بھلا نہیں سکتا۔ آپ سب نے جس محبت سے میرا استقبال کیا اس کی یاد ایک لمبے عرصے تک میرے ذہن میں محفوظ رہے گی۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کہ بے انتہا رحم کرنے والا ہے آپ سب کا حافظ و ناصر رہے اور آپ دین حق کے ذریعے انسانیت کے دلوں کو سکون عطا کرتے رہیں۔ اب ہم اپنے ملک کی آزادی کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان لوگوں کا بھی جنہوں نے مسلسل زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری مدد کی ہے۔ از راہ مہربانی ہالینڈ مشن کے بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست کریں۔ مجھے امید ہے کہ اس موقعہ پر یعنی آزادی کی تقاریب میں میں آپ کو نائیجیریا میں دیکھ سکوں گا۔ اگر آپ کے لئے آنا ممکن ہوا تو جہاں تک میرا تعلق ہے میں آپ کے لئے سب کچھ کرنے کے لئے تیار رہوں گا۔ ہماری آزادی کی تاریخ یکم اکتوبر ہے۔ اگر آپ نہ آسکیں تو میں اس بات کا اہتمام کروں گا کہ مختلف تصاویر اور سوونیئر جو اس موقعہ پر شائع کئے جائیں گے وہ آپ کو ارسال کر دئے جائیں از راہ مہربانی ہیگ بیت الحمد کے تمام اراکین کو میری طرف سے سلام و دعا۔ میں آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔

یہ خط دی ٹروتھ کے 22۔ جولائی 1960ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ منصور احمد ابن مکرم اسد اللہ چیمہ صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ کا ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے بایاں بازو ٹوٹ گیا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ عبد العزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ ایک ماہ سے گردے کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ امتہ السلام صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالروف صاحب سمن آباد لاہور گزشتہ ایک سال سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ شکیلہ مبارک نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مقبول حسین ضیاء مربی سلسلہ کے چچا جان اور سسر مکرم میاں خوشی محمد صاحب آف دولیاہ جٹاں- کوٹلی آزاد کشمیر مورخہ 95-10-28 کو رات دس بجے اس دار فانی سے رحلت فرما گئے- آپ موصی تھے- آپ کی میت ربوہ لائی گئی- اور 30- اکتوبر کو بعد فجر بیت المبارک ربوہ میں جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے پڑھایا- بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم منیرالدین احمد صاحب نے دعا کرائی- اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے-

○ مکرم چوہدری نصراللہ خان صاحب حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے لاہور میں انتقال کر گئے- ان کی عمر 94 برس تھی- آپ مکرم اشتیاق احمد بجہ صاحب بجہ موٹرز رحمت مارکیٹ ربوہ کے والد تھے ان کی میت ان کے آبائی گاؤں اونچاجہ ضلع سیالکوٹ میں لائی گئی مکرم مربی صاحب نے جنازہ پڑھایا اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے-

---

نظارت تعلیم کے اعلانات

اہم اعلان

○ آسٹریلین ایجنسی انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ نے تعلیمی سال 1996 میں آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے Adcos سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ سکالرشپ دو کیٹیگریز میں دیا جائے گا اور کل سکالرشپ کا نصف طالبات کے لئے مختص ہے۔

(1) میرٹ ایوارڈیہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا جو پوسٹ گریجوایٹس تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

(2) ایکوئٹی ایوارڈیہ سکالرشپ ان طلبہ کو دیا جائے گا۔ جو انڈر گریجوایٹ یا پوسٹ گریجوایٹ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں۔

اہلیت: (1) وہ طلباء و طالبات جو ان وظائف کے لئے درخواست دینا چاہتے ہوں ان کا سابقہ تعلیمی ریکارڈ شاندار ہونا چاہئے۔

(2) ایسے طلبہ نے اس سے قبل بیرون ملک تعلیم نہ حاصل کی ہو۔

(3) پوسٹ گریجوایٹ سٹڈیز میں داخلہ لینے والوں میں سے ان کو فوقیت دی جائے گی۔ جنہوں نے گریجوایٹ ڈپلومہ یا ماسٹرز پروگرام مکمل کیا ہو۔

(4) زیادہ سے زیادہ عمر 36 سال ہو۔

(5) Ielts Toefl کا امتحان دیا ہو۔

اس کے علاوہ دوسری شرائط بھی ہیں جن کا تفصیلی مطالعہ روزنامہ News مورخہ 4- نومبر 95ء کے شمارے میں کیا جا سکتا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 7- جنوری 96ء مقرر ہے۔

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے سال 95ء کے تعلیمی سیشن میں میں B.Sc یا M.Sc میں داخلہ لیا ہو یا پھر 31 دسمبر 95 تک ان میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں ان طلباء و طالبات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن پریذیڈنٹس ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دیتا ہے۔

B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین اختیار کرنے والے اس سکالرشپ کے حقدار ہو سکتے ہیں فزکس- کیمسٹری- میتھ- بیالوجی- شماریات- اکنامکس- کمپیوٹر سائنس-

شرائط ایم ایس سی سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں سے کسی ایک میں داخلہ ضروری ہے فزکس- کیمسٹری- میتھ- اکنامکس- شماریات- بیالوجی- زوآلوجی- باٹنی- مائیکرو بیالوجی- کمپیوٹر سائنس بائیو کیمسٹری اور فزیالوجی-

طلباء و طالبات نے گزشتہ تمام تعلیمی سالوں میں فرسٹ کلاس حاصل کی ہو- سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے- اس بارہ میں مزید معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں-

---

اہالیان ربوہ کا اجتماعی وقار عمل

○ ربوہ میں احباب جماعت تسلسل اور استقامت کے ساتھ اجتماعی وقار عمل کے ذریعہ سڑکوں، دیگر راستوں اور گندگی کی جگہوں کو صاف کر کے ربوہ کے حسن اور ماحول کو بہتر بنانے کی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں- خدمت خلق کے اس کار خیر کو جاری رکھتے ہوئے مورخہ 10- نومبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک صبح 9 بجے سے دس بجے تک تمام اہل ربوہ اجتماعی وقار عمل کریں گے-

اجتماعی وقار عمل میں درج ذیل خدمات سر انجام دی جائیں گی:-

1- تمام اہل ربوہ اپنے گھر کے سامنے سڑک کی صفائی کریں گے اور راستہ کو ضرورت کے مطابق ہموار اور درست کریں گے-

2- نالیوں کی صفائی کی جائے گی اور پانی کے نکاس کو بہتر بنایا جائے گا-

3- صدر صاحبان کی زیر نگرانی اپنے اپنے محلہ میں گندگی اور کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو تلف کیا جائے گا- اس امر کے لئے صدر صاحبان اپنے محلہ یا حلقہ کے افراد کو نامزد کر کے یہ اضافی ذمہ داری سونپیں گے-

4- محلہ یا حلقہ کی بیوت الذکر اور اس کے اردگرد خصوصیت کے ساتھ صفائی کی جائے گی- تمام دریاں دھلائی جائیں اور اگر ممکن ہو تو عمارت کے اندر سفیدی وغیرہ بھی کروائی جائے جو موسم سرما میں صحت کے لئے نہایت ضروری ہے- محلہ اور حلقہ جات کے صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ اجتماعی وقار عمل میں ہر فرد کی شرکت کو یقینی بنائیں- تمام احباب کو بروقت اطلاع کر دی جائے تاکہ وہ اپنی دیگر مصروفیات موخر کر سکیں- استثنائی صورت میں عدم شمولیت کی اجازت صدر صاحب محلہ سے حاصل کی جا سکے گی- خواتین سے بھی گزارش ہے کہ گھروں کو وقار عمل کے دوران صاف کر کے کوڑا کرکٹ مقرر کردہ جگہ پر بروقت بھجوا دیں تاکہ عملہ صفائی اسے اٹھا لے-

جماعت احمد نگر کے احباب حسب دستور سرگودھا روڈ کے اردگرد تزئین اور صفائی کی ذمہ داری اٹھائیں گے جبکہ جامعہ احمدیہ ہوسٹل کے طلباء اور ہوسٹل وقف جدید کے معلمین بیت الاقصیٰ کی اندرونی و بیرونی تزئین میں حصہ لیں گے- بلدیہ ربوہ کے خاکروب اور ٹرالی وغیرہ بھی اس عرصہ میں گندگی اٹھانے کے لئے اس اجتماعی کوشش میں شامل ہوں گے-

اللہ تعالیٰ ہمیں ربوہ کے ماحول اور اس کی خوبصورتی کو ہمیشہ جاذب نظر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے-

(صدر عمومی ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

عبودیت نہیں کہلا سکتی- عبودیت یہی ہے کہ دل بھی خدا کی طرف جھکا ہوا ہو- اگر کوئی ہستی نظر آتی ہو تو خدا کی ہستی نظر آتی ہو- اس کے سوا کوئی خیال نہ ہو- استعانت الفاظ کو چاہتی ہے کیونکہ خواہش اظہار کو چاہتی ہے- جب انسان اپنے خیالات، اعمال، اقوال سب کچھ خدا کی رضاء کے لئے قربان کر دے تب وہ حقیقی عبد کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے-

غرض وہ مقصد جس کے لئے خدا نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ بھی بغیر قربانی کے حاصل نہیں ہو سکتا تو دیگر امور خواہ دینی ہوں یا دنیاوی- کوئی ترقی ہو دینی یا دنیاوی- اس کے لئے کیسے قربانی کی ضرورت نہیں ہو سکتی- بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ کہاں قربانی ہر ایک قسم کی ترقی کے لئے ضروری ہوتی ہے- ایک امیر کا بیٹا امیر ہوتا ہے- بلا محنت مال و دولت کا وارث ہو جاتا ہے- مگر میں کہتا ہوں کہ یہ ترقی نہیں- اگر امیر باپ کا بیٹا اس دولت میں اضافہ کرتا ہے تو اس کو قربانی ضرور کرنی پڑتی ہے اور اگر اضافہ نہیں کرتا تو اس درجہ سے تنزل کرتا ہے- جس پر اس کا باپ ہوتا ہے پس امراء کے بیٹوں کا اپنے آباء کی دولت پر قابض ہونا اس کی امر کی دلیل نہیں کہ انہوں نے بغیر قربانی کے ترقی کر لی ہے- کیونکہ دیکھنا یہ ہے کہ وہ جس حالت میں تھے اس سے انہوں نے ترقی کی ہے یا تنزل- جب غور کیا جائے گا تو معلوم ہو گا کہ ترقی کی بجائے وہ تنزل کر رہے ہوتے ہیں جو قربانی نہیں کرتے- غرض مقصد کے لئے قربانی کرنی ضروری ہے کیونکہ مقصد کہتے ہیں آئندہ حاصل ہونے والی چیز کو اور وہ تبھی حاصل ہو سکتی ہے جب قربانی کی جاوے- پس کوئی چیز بغیر قربانی کئے حاصل نہیں ہو سکتی-

ہم بھی ایک غرض کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ دنیا میں خدا کے نام کو پھیلائیں- اشاعت (دین حق) کریں- ہمارا فرض ہے کہ اس غرض کو پورے کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں ورنہ کامیاب نہیں ہو سکتے- بہت سے دوست ہیں جن کے دل میں جوش ہوتا ہے- وہ کوشش بھی کرتے ہیں لیکن انہوں نے سمجھا نہیں ہوتا- کہ کتنا کام ہے- اس لئے وہ صحیح تدبیر نہیں کر سکتے- ایسا تو کم کوئی شخص ہو گا کہ وہ احمدی ہو اور اس کے دل میں خدمت دین کا جوش نہ ہو- اور احمدی جماعت میں کم ہی کوئی شخص ہو گا کہ اس نے کوئی قربانی نہیں کی- لیکن خالی قربانی کافی نہیں ہو سکتی بلکہ کامیابی اس طرح ہو سکتی ہے کہ قربانی مقصد کے مطابق ہو- مثلاً ایک شخص پڑھتا ہے وہ ایک گھنٹہ بھر پڑھتا ہے- مگر امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے اس کی ایک گھنٹہ کی قربانی کافی نہیں ہو سکتی بلکہ پاس ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سات آٹھ گھنٹہ پڑھائی پر قربان کرے تب وہ پاس ہو سکتا ہے-

(از خطبہ یکم جون 1923ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 7- نومبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں قومی مفاہمت کے لئے تیار ہوں- حکومت سنجیدہ ہے تو موجودہ اجلاس ختم کرنے کے بعد حکومت قومی اسمبلی کا اجلاس بلائے- اپوزیشن کے 9- نکاتی پیکیج کی روشنی میں لائحہ عمل طے کیا جائے یہ قومی مفاہمت کی بنیاد بن سکتا ہے- انہوں نے کہا کہ ہم نے قربانی دی تھی- بینظیر بھی قربانی دیں- مڈٹرم یا "ارلی الیکشن" (وقت سے پہلے الیکشن) کرائیں- انہوں نے کہا کہ میں 1996ء تک حکومت کو وقت دینے کو تیار ہوں- اگر حکومت کے پاس کوئی تجویز ہے تو اس پر بھی غور کرنے کو تیار ہوں- مسٹر نواز شریف نے کہا کہ ہم ایک دوسرے کو نیچا نہیں دکھا سکتے- بہتر ہے کہ ایک دوسرے کے مینڈیٹ کا احترام کریں- بینظیر زیادہ ضد نہ کریں نہ ہی ہم کریں گے- اسمبلی میں بات کریں- انہوں نے کہا کہ ہم قومی حکومت کی بجائے قومی اتفاق رائے کے لئے تیار ہیں- انہوں نے کہا کہ میرے بھائی شہباز شریف کو کوئی قانونی خلاف ورزی نہ ہونے کے باوجود ایمانداری اور اصولوں پر قائم رہنے کی سزا دی جا رہی ہے- بینظیر بھٹو اور ان کی ایف آئی اے جعلی کارروائی کرتی پھر رہی ہے- شہباز شریف کو صبح چھ بجے چوروں کی طرح عدالت میں پیش کیا گیا-

○ بعض ذرائع نے دعویٰ کیا ہے کہ شہباز شریف قومی حکومت کے "بینظیر نواز شریف خفیہ معاہدے" کے تحت وزیر اعلیٰ بننے آئے ہیں- یہ خفیہ معاہدہ وزیر اعظم کے دورۂ امریکہ کے دوران ایک امریکی سینیٹر کی رہائش گاہ پر ہوا جس میں امریکی ایجنسیوں نے اہم کردار ادا کیا- بیشتر معاملات طے پائے- قومی حکومت قائم کرنے کے علاوہ آئندہ انتخابات میں انتہا پسند مذہبی جماعتوں پر مشتمل تیسری قوت کا مشترکہ مقابلہ کرنے پر اتفاق رائے ہو گیا- نواز شریف پنجاب میں چوہدری برادران کی بڑھتی ہوئی طاقت سے خوفزدہ ہو کر معاہدے پر مجبور ہوئے ہیں- اگر اس معاہدے پر عمل نہ ہوا تو اسی ماہ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان سخت جھڑپ متوقع ہے-

○ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے دورۂ ایران کے دوران کہا ہے کہ افغان مسئلے پر ایران سے کوئی اختلاف نہیں ہے- وزیر اعظم نے ایران میں امام خمینی کے مزار پر حاضری دی- دونوں ملکوں کے درمیان چار معاہدوں پر دستخط ہونگے- ایرانی رہنما کشمیریوں کو خود ارادیت دلانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالیں- ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے خیالات یکساں ہیں-

○ گرفتار شدہ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ 1985ء سے لیکر اب تک بدعنوانی ثابت کرو تو سیاست چھوڑ دوں گا- انہوں نے کہا کہ مجھے عدلیہ پر اعتماد ہے- وزیر داخلہ میرے خلاف الزامات ثابت کریں یا خاموش ہو جائیں- کوئی خوف ہوتا تو واپس نہ آتا- انہوں نے کہا کہ مصالحت یا شراکت اقتدار کی باتیں ڈس انفارمیشن ہیں-

○ صدر مملکت فاروق احمد خاں لغاری نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جعلی انتخابات کا ڈھونگ ہمیں قبول نہیں- انہوں نے کشمیر کمیٹی کے چیئرمین نوابزادہ نصراللہ خان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم آل پارٹیز حریت کانفرنس کی جانب سے نرسیمہا راؤ پیکیج مسترد کرنے کے فیصلہ کی تائید کرتے ہیں-

○ بلوچستان کے لیڈر مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ وزیر داخلہ نے کراچی میں بدمعاشی کے بعد دہشت گردوں کو سوئی بھیج دیا ہے- انہوں نے کہا کہ ملکی معاملات میں فوج کی ایک حد تک مخالفت جائز ہے-

○ شہباز شریف کی گرفتاری کے بعد فارن ایکس چینج سے بھاری رقوم نکلوائی جانے لگی ہیں-

اعلان تعطیل

○ مورخہ 9- نومبر بروز جمعرات الفضل کا دفتر بند رہے گا- لہٰذا اس تاریخ کا الفضل کا شمارہ شائع نہیں ہوگا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں-

(مینجر)

فرائض کی ادائیگی

خواہ دینی ہو یا دُنیاوی دِل کو سکون بخشتی ہے
فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے-
حفظانِ صحت کے اصولوں کی پابندی کریں
صبح سویرے اُٹھیں، ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں
کُھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں- تیل کی
تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے
نہائیں-

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ